بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِلَیۡهِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُهٗ (فاطر ۱۰)

(اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے)

فارسی

قصیدۂ مبارکہ در مدح

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ

مرشدِ طریقت

فقیہ الہند حضرت مفتی محمد مسعود شاہ علیہ الرحمہ

شاہی امام وخطیب مسجد فتحپوری دہلی

قصیدہ نگار

مولانا نور احمد تخت ہزاری علیہ الرحمہ

مرتب و مترجم

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری مجددی

امام ربّانی فاؤنڈیشن، کراچی

اسلامی جمہوریۂ پاکستان

۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ (فاطر: ۱۰)

(اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے)

فارسی

قصیدۂ مبارکہ در مدح

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ

مرشد طریقت

فقیہ الہند حضرت مفتی محمد مسعود شاہ علیہ الرحمہ

شاہی امام وخطیب مسجد فتحپوری دہلی

قصیدہ نگار

مولانا نور احمد تخت ہزاری

مرتب ومترجم

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی

اسلامی جمہوریۂ پاکستان

۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء

Marfat.com

جملہ حقوق طباعت بحق ناشر ومترجم محفوظ ہیں

نام .... فارسی قصیدہ در مدح
سید امام علی شاہ مکان شریفی
قصیدہ نگار .... مولانا نور احمد تخت ہزاری
مرتب ومترجم .... ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
تقدیم .... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
طباعت .... اول
اشاعت ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء
طابع .... جاوید اقبال مظہری
مطبع .... برکت پریس، کراچی
ناشر .... امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی
ھدیہ ....

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶،۵۔ای ناظم آباد، کراچی۔فون۔ ۶۶۱۴۷۴۷
۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز۔ضیاء منزل (شوگن مینشن)
آف محمد بن قاسم روڈ، کراچی ۲۲۱۳۹۷۴۔۲۶۳۳۸۱۹
۳۔ فرید بک اسٹال: ۳۸۔اردو بازار، لاہور۔فون ۷۳۱۲۱۷۳
۴۔ ضیاء القرآن: ۴۔انفال سینٹر، اردو بازار، کراچی فون: ۲۲۱۰۲۱۲۔۲۶۳۰۴۱۱
۵۔ مکتبہ غوثیہ: پرانی سبزی منڈی' یونیورسٹی روڈ' پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر
فون۔۴۹۱۰۵۸۴۔۴۹۲۶۱۱۰
۶۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم: کڈہالہ (مجاہد آباد) براستہ گجرات، آزاد کشمیر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عرضِ اقبال

☆

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کے کتب خانے میں ''آیات القیومیہ'' کا قلمی نسخہ دیکھنے کی سعادت ملی جو کہ عارف کامل حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمۃ' اُن کے فرزند و جانشین حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمۃ اور اُن کے مشائخ وخلفاء کی سوانح کا ایک اہم مأخذ ہے...... یہ قلمی نسخہ فارسی میں ہے اور بڑے سائز کے ۴۱۹ر صفحات پر مشتمل ہے کچھ صفحات غائب ہیں کیونکہ اس قلمی نسخے کے مجموعی صفحات ۵۱۰ر تھے...... یہ کتاب ۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء کی تصنیف ہے جسے حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمۃ کے خلیفہ مولانا احمد علی دھرم کوٹی علیہ الرحمۃ نے ۳۲ر برس تک اُن کی صحبت میں رہنے کے بعد قلم بند فرمایا...... حضرت مسعود ملت ''ماہ وانجم'' کے صفحہ ۷ر پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

> ''مولانا موصوف بقول خود حضرت امام علی شاہ کے دامن سے ۳۲ر سال وابستہ رہے یعنی ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۴ء سے ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۵ء تک...... جب سوانح لکھنے والے نے صاحبِ سوانح کی صحبت میں ۳۲ر سال گذارے ہوں اور وہ عالم وعارف بھی ہو تو کوئی وجہ نہیں جو اس کی نگارشات کو مستند نہ سمجھا جائے''......

Marfat.com

''آیات القیومیہ'' کی تحریر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مصنف عالم وفاضل اور عارف کامل تھے، اُن کے ایک معاصر تذکرہ نگار میرزا محمد ظفر اللہ خان نے اپنی ایک تالیف میں اُن کو اِن القابات سے یاد کیا ہے:

''واقف معقول ومنقول، مبدع علم معانی، خسرو اقلیم خوش بیانی، آفتاب ہدایت، خورشید افادیت، مسند نشین بزم سخنوری، رشک افزائے خاقانی وانوری''......

(محمد ظفر اللہ خان، شجرۂ انساب پیران طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ (خاندان جناب سید امام علی شاہ) مطبوعہ مطبع آئینہ سکندری ۱۲۷۶ھ/۱۸۵۹ء ص۔۵، بحوالہ ماہ وانجم، ص۔۷)

حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمۃ بھی آپ کی علمی فضیلت کے معترف اور مقامِ عرفان سے آگاہ تھے چنانچہ ۱۲۸۲ھ میں جو خلافت نامہ آپ کے نام تحریر فرمایا اس کے آغاز میں حمد وصلوٰۃ کے بعد آپ کا نام اس طرح تحریر فرمایا:۔

''نمودہ می آید کہ ہر گاہ صفوت پناہ فضیلت دستگاہ حقائق ومعارف آگاہ میر احمد علی حسینی مشہدی عاملہ اللہ تعالیٰ بلطفہ الخفی وکرمہ الجلی''......

(سیدنا امام علی شاہ مکان شریفی، مکتوبات قطب ربانی فارسی مرتبہ سید محمد فضل نعیم) مطبوعہ لاہور ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء، ص۔۱۲۳)

الغرض ''آیات القیومیہ'' حضرت سید امام علی شاہ اور آپ کے اسلاف واخلاف کے حالات پر ایک مستند ترین مأخذ ہے......اس میں مقدمہ کے علاوہ درج ذیل آٹھ ابواب ہیں......

۱......در بیان حکمت بعثت وارسال انبیاء ورسل

Marfat.com

۲......در بیان شرافت مقام ولایت وذکر درجات

۳......دراستدامت دولت ونعمت وولایت تا قیام قیامت

۴......در بیان ارادت آوردن وبیعت کردن بہ مشایخ از زمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ یومنا ہذا

۵......دراثباتِ علم باطن

۶......درذکرخواجگان نقشبندیہ مجددیہ من اولہا الیٰ آخرہا

۷......درذکرآباؤاجداد حضرت خواجہ، تاریخ ولادت۔۔۔۔

۸......درذکرخلفاء کبار واصحاب نامدار

اس کے علاوہ بعض مشایخ کا نعتیہ، مدحیہ اورغزلیہ کلام بھی شامل ہے۔

ان ابواب کی تفصیلات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب ''آیات القیومیہ'' ایک مبسوط کتاب ہے......سر دست ہم اس میں شامل ایک قصیدہ مبارکہ اوراس کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں جو مولانا نور احمد تخت ہزاری علیہ الرحمۃ نے اپنے مرشد حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمۃ کی مدح میں تحریر کیا تھا، یہ قصیدہ ''آیات القیومیہ'' کے قلمی نسخے کے صفحہ ۳۷۴ سے ۳۷۶ تک پھیلا ہوا ہے جوکہ ۱۸۹ اشعار پر مشتمل ہے......

قصیدے سے قبل حضرت سید امام علی شاہ اور مولانا نور احمد تخت ہزاری کے منتخب حالات بھی پیش کیے جارہے ہیں جوکہ ''آیات القیومیہ'' ہی سے ماخوذ ہیں......

'آیات القیومیہ'' آج سے تقریباً ڈیڑھ سو برس قبل فارسی میں تحریر کی گئی اور اس میں اس وقت کی تمام خوبیاں جو اہل ادب میں مروج تھیں' جلوہ فگن ہیں، قافیہ بندی سے مسجع ومرصع عبارتیں اور قدیم فارسی کی ادبی چاشنی بدرجہ اتم موجود ہے ایسی عبارتوں اور اشعار کا ترجمہ محال ہے تاہم فقیر نے سہل انداز میں مفہوم کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے......

اس عظیم کام میں حضرت مسعود ملت مدظلہ کا علمی وروحانی فیضان برابر شامل حال رہا'

Marfat.com

مولائے کریم حضرت صاحب کا سایہ تا دیر ہم بے علم و ہنر حضرات پر قائم رکھے......

خانہ فرہنگ ایران کے نذیر احمد بلتستانی اور محترمہ فوزیہ امام نے نظر ثانی فرمائی، فقیر اُن کا مشکور ہے،

اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر سی کوشش کو قبول فرمائے اور علم و ادب کے ذریعے مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

۱۰ ر شوال المکرم ۱۴۲۴ھ

احقر

اقبال احمد اختر القادری

L-317/5B-2 'نارتھ کراچی

کراچی ۔ 75850

☆......☆......☆

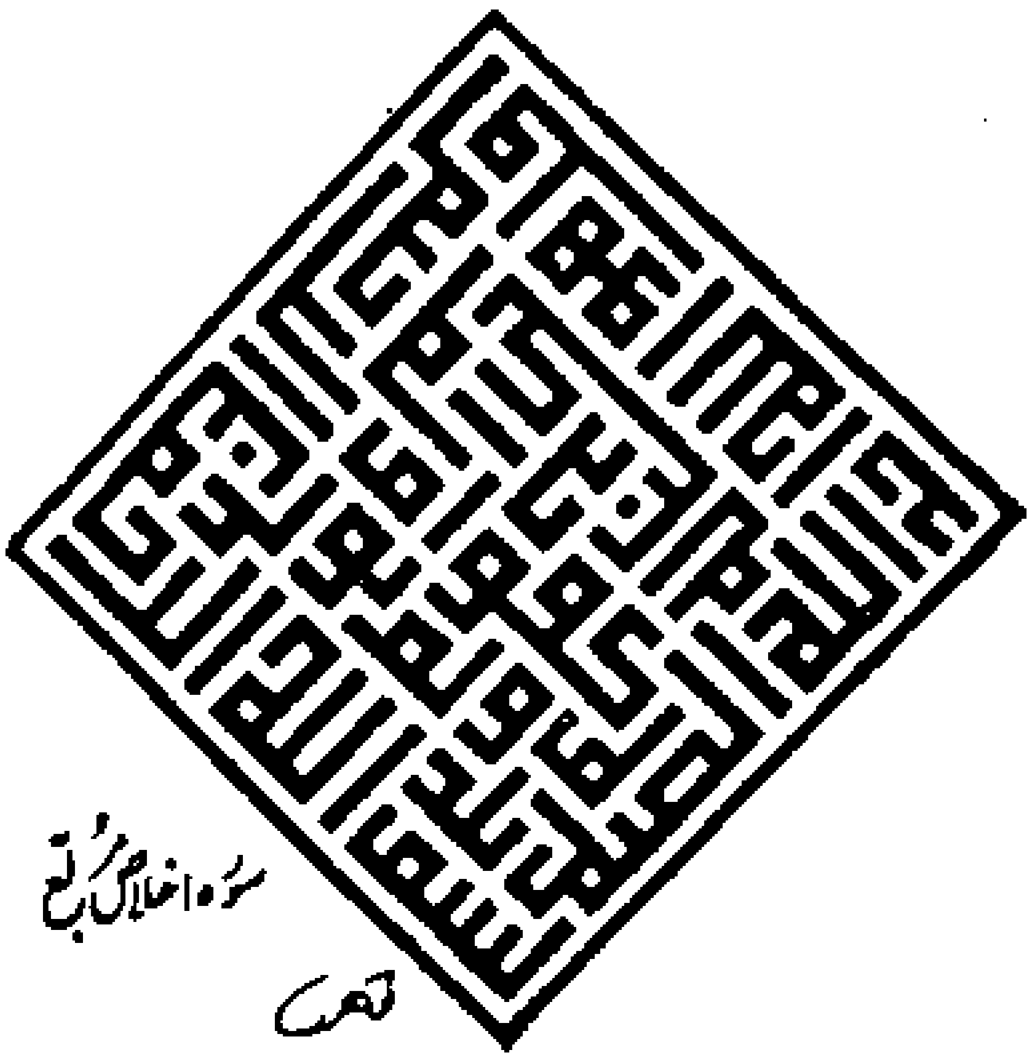

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تقدیم

مجدد عصر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆☆

تاج العارفین مجدد وقت حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمۃ (م۔ ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۶ء) سامرہ عراق کے خاندان سادات سے تھے، جلیل القدر عالم وعارف، آپ کا روحانی اور علمی فیض دور ونزدیک جاری وساری تھا، مشرقی پنجاب (بھارت) کے شہر رتڑ چھتڑ میں مقیم تھے، یہ شہر آپ کے وجود مسعود کی برکت سے ''مکان شریف'' مشہور ہوا...... حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمۃ پنجاب کے خاندانی بزرگ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمۃ (م۔ ۱۲۴۴ھ) سے بیعت تھے اور وہ سندھ کے مشہور ومعروف بزرگ حضرت قاضی احمد دمائی علیہ الرحمۃ (م۔ ۱۲۴۴ھ) سے بیعت تھے اور قاضی احمد دمائی سندھ کے مشہور ومعروف بزرگ حضرت خواجہ محمد زمان شاہ علیہ الرحمۃ (م۔ ۱۱۸۸ھ) سے بیعت تھے...... یہ فیض مجددی پنجاب سے ہوتا ہوا حرمین شریفین گیا، وہاں سے سندھ آیا۔ سندھ سے پھر پنجاب گیا، وہاں سے دہلی، وہاں سے ہندوستان کے دیگر بلاد پھر سندھ آیا اور سندھ سے دیگر ممالک اور بلاد پہنچا......

حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمۃ کے نامور خلفاء میں حضرت فقیہ الہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی (م۔ ۱۳۰۹ھ/ ۱۸۹۲ء) حضرت بابا امیر الدین (م۔ ۱۳۳۱ھ)، حضرت شیر محمد پیلی بھیتی، صاحبزادہ سید فرید الدین، مولوی محمد اعظم ٹونکی، سید بہار علی شاہ، میاں محمد

Marfat.com

جمال مظہر، مولانا احمد علی شاہ دھرم کوٹی، میاں شیر محمد خاں کابلی، مولوی محمد شریف بدخشانی، مولوی نوراحمت تخت ہزاری، میاں محمد زمان، میاں شرف دین خوشاب والا، سید نظام شاہ کشمیری وغیرہ تقریباً ایک سو خلفاء تھے...... فقیر کے جد امجد حضرت شاہ محمد مسعود علیہ الرحمۃ کے خلیفہ حضرت شاہ رکن الدین الوری علیہ الرحمۃ (م۔ ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء) تھے جن کا فیض دور ونزدیک پھیلا......

حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمۃ کے فرزند اکبر اور جانشین حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمۃ (م۔ ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء) ہوئے۔ جن کیلئے حضرت سید امام علی شاہ نے دعا فرمائی تھی کہ

جو لوگ تمہارے دامن سے وابستہ ہوں وہ ہمیشہ مقبول و مسرور رہیں......

فقیر کے والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ (م۔ ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء) آپ ہی کے دامن سے وابستہ تھے اور یہ فقیر حضرت والد ماجد کے دامن سے وابستہ ہے...... الحمدللہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، انگلستان، امریکہ، ہالینڈ، کینیڈا، سعودی عرب، افغانستان واٹلی وغیرہ میں پھیلا ہوا ہے......

حضرت شاہ رکن الدین الوری کے خلیفہ وجانشین حضرت شاہ محمد محمود الوری علیہ الرحمۃ (م۔ ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء) اور صوفی اخلاق احمد علیہ الرحمۃ کا فیض پاک و ہند میں خوب پھیلا، شاہ محمد محمود الوری کے فرزند و جانشین صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر اور خلیفہ حضرت حکیم مشتاق احمد حیدری علیہ الرحمۃ (م ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء) کا فیض بھی پاک و ہند میں خوب پھیل رہا ہے...... صوفی اخلاق احمد علیہ الرحمۃ کے خلیفہ شیخ محمد عثمان علیہ الرحمۃ نے بھی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سعیدیہ کی خوب خدمت کی...... حضرت امام علی شاہ علیہ الرحمۃ

Marfat.com

کے دوسرے خلفاء بابا امیر الدین اور حضرت شیر محمد پھیلی بھیتی کا فیض بھی پاک وہند میں جاری وساری ہے......اول الذکر کے خلیفہ حضرت شیر محمد شرقپوری (م ۱۳۴۳ھ) کا سلسلہ بھی خوب پھیلا، آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی چنانچہ آپ کے بعد آپ کے چھوٹے بھائی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری نے مسند رشد وہدایت سنبھالی......آپ کے دو صاحبزادگان میاں غلام احمد شرقپوری اور میاں جمیل احمد شرقپوری ہوئے، اول الذکر نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی خدمت کرتے ہوئے حال ہی میں وصال فرمایا......اس وقت صاحب زادہ میاں جمیل احمد شرقپوری اس سلسلے کو خوب پھیلا رہے ہیں......حضرت شیر محمد پھیلی بھیتی کا سلسلہ بھی پاک وہند میں خوب پھیل رہا ہے......پیش نظر قصیدہ مبارکہ اسی عارف کامل حضرت سید امام علی شاہ کی مدح میں ہے جن کا سلسلۂ بیعت وارشاد سارے عالم میں پھیلا......

فقیر کے علم میں یہ بات آئی کہ آیات القیومیہ (۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء) کا ایک قلمی نسخہ بھلیر شریف (پنجاب، پاکستان) میں صاحبزادہ سید محفوظ حسین شاہ صاحب کے کتب خانے میں موجود ہے' فقیر نے صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری زید عنایۃ' کی خدمت میں عرض کیا، موصوف نے بڑی کوشش وجانفشانی سے اس نادر نسخے کا عکس نکلوا کر فقیر کو عنایت فرمایا...... یہ کتاب حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمۃ پر مستند ترین ماخذ ہے......فقیر نے اس کی روشنی میں حضرت سید امام علی شاہ اور اپنے دادا مرشد حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمۃ کے حالات پر ایک کتاب ''ماہ وانجم'' (مطبوعہ سیال کوٹ ۱۹۸۳ء) مرتب کی تھی جو مولانا محمد اشرف مجددی کی عنایت سے شائع ہوئی......

اب کئی سال بعد فقیر اس کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا تو یہ قصیدہ نظر سے گزرا جو ایک عارف کامل اور متبحر عالم نے قلم بند کیا ہے' اس کو پڑھ کر دل پر بے حد اثر ہوا اور اس کے

Marfat.com

ردیف نے اور متاثر کیا' سوچا کہ اس کو الگ مرتب کر کے ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جائے...... برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری زید مجدہ' پر نظر پڑی جنہوں نے بہت ہی تھوڑے عرصے میں فارسی کی اچھی استعداد پیدا کرلی ہے فقیر تو اس کو حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت سید امام علی شاہ علیہما الرحمۃ کا فیض سمجھتا ہے...... ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے قلمی نسخے سے قصیدہ نقل کیا، یہ بھی اہم مرحلہ تھا...... پھر ترجمہ کیا...... اب یہ قصیدہ واردو ترجمہ، قصیدہ نگار ممدوح کے حالات کے ساتھ شائع ہو کر آپ کے سامنے ہے......

اس میں شک نہیں کہ برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے بڑی محنت کی...... مولیٰ تعالیٰ اس محنت کا پورا پورا صلہ عطا فرمائے اور بزرگان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے فیض سے مستفیض فرمائے...... آمین

احقر

محمد مسعود احمد

۲۰/ دسمبر ۲۰۰۴ء

۲/۱۷۔اے سی، پی ای سی ایچ سوسائٹی

کراچی، (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

الحمد للہ

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

مزار مبارک حضرت سید امام علی شاہ و سید صادق علی شاہ رحمہما اللہ تعالیٰ

مکان شریف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی

(شیخ طریقت' فقیہ الہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی)

☆

آپ کی ولادت با سعادت مکان شریف (موضع رتر چھتر' ضلع گورداس پور، پنجاب، بھارت) میں ۱۲۱۱ھ (۱۷۹۶ء) میں ہوئی آپ کے والد بزرگوار میر سید حیدر علی شاہ آپ کے بچپن ہی میں انتقال کر گئے، چنانچہ آپ زیادہ عرصہ نانا نانی کے گھر رہے..... بعض فارسی کتب مولانا فقیر اللہ دھرم کوٹی سے پڑھیں...... بہت سی کتب مولانا نور احمد چشتی اور مولانا جان محمد چشتی سے پڑھیں اور جلد ہی آپ کی جودت طبع کی وجہ سے ہم سبقوں پر سبقت مشہور ہوگئی..... آپ نے شعر گوئی میں بھی اس حد تک کمال پیدا کر لیا کہ فی البدیہہ اشعار کہتے ...... چونکہ آپ کے اجداد کرام فنِ طب میں مہارت رکھتے تھے' یہی وجہ کہ آپ نے اس طرف رجوع کیا..... فنِ طب کی کتابیں ''سرآمدِ حکماء'' حافظ محمد رضا سے پڑھیں۔

حضرت امام علی شاہ نے سولہ برس کی عمر میں اپنے استاد مولانا جان محمد چشتی کے ہمراہ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر حاضری دی یہاں ایک منجم نے پیش گوئی کی:۔

> ''آپ کے ہی رشتے داروں میں ایک سن رسیدہ بزرگ سے
> آپ کو بہت ہی زیادہ فائدہ پہنچے گا''

Marfat.com

اس وقت حضرت سید امام علی شاہ کو یقین ہو گیا کہ یہ پیر بزرگ حضرت شاہ حسین ہی ہیں کیونکہ آپ حضرت امام علی شاہ کے جدی رشتہ دار ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت امام علی شاہ نے نہایت ہی اخلاص کے ساتھ بیعت کی درخواست کی' پہلی بار استخارے کا اشارہ فرمایا، کچھ دن گذر جانے کے بعد جب دوسری بار عرض کیا تو فرمایا کہ اب استخارے کی ضرورت نہیں اور شرف بیعت سے مشرف فرمایا...... ریاضات، مجاہدات کے بعد آپ سے فرمایا:۔

''صفوت وقدسِ جبریل، خلّتِ ابراہیم، شوقِ موسیٰ، طہارتِ عیسیٰ اور محبتِ مصطفیٰ (صلواۃ اللہ علیہم اجمعین) اگر تجھ کو دیں تو خبردار اس پر راضی نہ ہونا اور اس سے زیادہ کی آرزو کرنا کہ اس سے زیادہ بہت کچھ ہے۔ صاحبِ ہمت بنے رہو اور سرِ ہمت کبھی نیچا نہ کرو۔''

حضرت شاہ حسین کی نظر فیض گستر نے وہ کچھ دیا کہ بہت کم لوگوں کو دیا ہوگا۔ اور وہ کچھ عطا کیا جو بہت کم لوگوں کو عطا ہوا ہوگا۔ آپ اپنے پیر کامل کے آئینہ جمال بن گئے بلکہ خود پیر کامل بن گئے۔

علم و عمل، اتباع و استقامت، تربیت و تسلیکِ مریدین ناقصوں کی تکمیل، فقراء و غرباء پر شفقت و مہربانی، حسن خلق، تواضع و مسکنت، عفو و درگزر، چشم پوشی و شفقت، ایثار و انعام، اکرام و احسان و عفت، زہد و ورع و تقویٰ، طاعت و عبادت و عبودیت، جوع و فاقہ، تحمل و بردباری، خشوع و خضوع۔ حلم و رضا، صدق و جبا، صبر و سکوت، بذل و جود و سخاوت، خشیت و خوف و رضا، ریاضت و مجاہدات، قناعت و مداومت و معاونت، تجرید و تفرید و توحید، تہذیب و وقار، مدارات و مواسات، عنایت و رعایت، شفقت و شفاعت، کرم و تفقد، شکر و ذکر و فکر، احتشام و احترام، رقبت و غیرت، عبرت و بصیرت، معرفت و حقیقت،

Marfat.com

تسلیم وتفویض، توکل وتبتل، یقین وایقان، غناواستغناء الغرض آپ کی ذات جامع صفات حسنہ تھی۔ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی وارث اور اپنے شیخ کے راز دار ونائب مناب ہو گئے۔

آپ فرماتے تھے کہ حضرت شاہ حسین کا فیض ہمیشہ جاری رہتا تھا اور جس کو آپ چاہتے اپنی نسبت عالیہ کے انوار میں غرق کر دیتے۔ بیعت ہونے کے بعد اگرچہ حضرت شاہ حسین نے بہت سے انعام واکرام سے نوازا لیکن اس کے باوجود میرا ذہن اسی سوچ میں رہتا کہ کب وہ وقت خاص آئے اور میں مستفیض ہوں یہاں تک کہ پندرہ سال کے بعد پھر وہ وقت آیا اور قصبہ کہوڑہ کے سفر میں اس وقتِ خاص کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا جس کی نہ کوئی حد ہے نہ انتہا۔ آپ نے فرمایا۔

> ”اے بیٹے! یہ حقیقتِ اولیاء اور نسبتِ گرامی جو آج رات تجھ کو ملی ہے، دن بدن بلند ہوتی جائے گی اور ترقی کرتی جائے گی اور اس بھید کی باریکیاں تم پر ظاہر ہوتی جائیں گی“

اس کے بعد حضرت سید امام علی شاہ سے فرمایا ”امامت کرو“ اور حضرت شاہ حسین نے ان کے پیچھے خود نماز پڑھی نماز کے بعد آپ نے حضرت سید امام علی شاہ کو سامنے بٹھا کر مراقبہ فرمایا، مراقبہ سے فارغ ہو کر فرمایا:۔

> ”اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اکابر کی روحانیت کی تربیت سے تمہارا کام انجام کو پہنچا۔ آج رات میں تم کو اس کی اجازت دیتا ہوں کہ جو امانت تمہارے سپرد کی گئی ہے اس کو طالبان حق تک پہنچاؤ۔“

خلافت سے نوازنے کے بعد حضرت شاہ حسین دو سال بقید حیات رہے۔ اس

Marfat.com

دوران حضرت سید امام علی شاہ آپ کی صحبت کو کبریت احمر سمجھتے ہوئے مسند ارشاد پر نہیں بیٹھے اور ہمیشہ آپ کی صحبت ہی میں رہے یہاں تک کہ حضرت شاہِ حسین وصال فرما گئے۔

حضرت سید امام علی شاہ فرماتے تھے کہ ایک دن میں مراقبہ میں تھا۔ اچانک جب میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت شاہ حسین میرے سامنے کھڑے ہیں میں تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے مخاطب فرمایا اور طریقہ نقشبندیہ کی ترویج واشاعت کے بارے میں تاکید فرمائی اسی وقت دو اشخاص کے بارے میں حکم فرمایا ان کو تلقین کرو اور اس دوران آپ نے ایسی نسبت القا فرمائی کہ میں بے خود ہو گیا اور مجھے یہ خبر بھی نہ رہی کہ آپ کس طرف چلے گئے جب میں وہاں سے مکان شریف لوٹا تو وہ دو اشخاص جو میرے سامنے پیش کیے گئے تھے، میرے پاس آئے اور کہا کہ حضرت شاہ حسین خواب میں آئے اور ہماری تلقین وتربیت آپ کے سپرد فرمائی۔ ایسی صورت میں جب کہ میں نے ان کے خواب کو اپنی واردات کے مطابق پایا تو قبول کرنے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہ رہا۔ حضرت شاہ حسین کے ارشاد کی برکت سے جب میں نے مریدین کی طرف توجہ کی تو میں نے محسوس کیا کہ فیض کا ایک سیلاب میرے دل میں امنڈ رہا ہے۔

جب آپ اکابرِ حضرات نقشبندیہ کی مسندِ خلافت پر رونق افروز ہوئے اور آپ نے سلسلۂ نقشبندیہ کی ترویج واشاعت شروع کی تو تھوڑے ہی عرصے میں آپ کا شہرہ سارے عالم میں پھیل گیا اور مختلف مقامات سے علماء وصلحاء آنے لگے۔ آپ نے بعض سالکوں کو چالیس سال اور بعضوں کو پچاس سال میں راہِ سلوک طے کرائی اور بعض طالبوں کو ان کی استعداد کی وجہ سے چند روز ہی میں تمام منازل طے کرا دیے۔ آپ کے روحانی کمالات کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعات وحقائق سے ہو سکتا ہے۔

ا...... رہتاس کے نواح میں ایک شخص کی آرزو تھی کہ ''قطب عالم'' کی زیارت کرلے

Marfat.com

اور اس سے بیعت ہو چنانچہ اس نے ''صاحب انفاس'' درویشوں سے درخواست کی' یہاں تک کہ اس زمانے کے ایک بزرگ نے اس شخص سے فرمایا کہ ایک لاکھ کی تعداد میں یہ وظیفہ پڑھو اور اس کے بعد استخارہ کرو، چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اس کو عالم واقعہ میں آپ کا نام نامی آپ کا حلیہ اور آپ کے مسکن شریف کا اَتا پتا بتایا گیا۔ جب دوبارہ استخارہ کیا تو اس مرتبہ حلیہٗ مبارکہ مجلس شریف اور خانقاہِ عالیہ کو دکھایا گیا۔ اس کے ساتھ ہی کسی کو کہتے سُنا کہ ''قطب عالم'' کا مسکن ملک پنجاب میں ہے۔ دوسرے روز سامان سفر تیار کر کے پنجاب کی طرف روانہ ہوا جب اس نے دریائے چناب عبور کیا' جس سے پوچھتا وہ آپ ہی کا پتا بتاتا، اس سے اس کو یقین ہو گیا کہ عالم واقعہ میں جس بزرگ کی طرف اشارہ کیا گیا تھا وہ یہی بزرگ ہیں۔ چنانچہ وہ شخص حاضر ہو کر زیارت سے مشرف ہوا۔ اس نے دیکھا کہ شہر شہر اور ملک ملک کے فقہاء علماء اور فقراء جمع ہیں اس نے یہ بھی دیکھا کہ عالم واقعہ میں آپ کا جو حلیہٗ مبارکہ دکھایا گیا تھا ہو بہو وہی حلیہ ہے۔ اس شخص نے سارا ماجرا راقم الحروف (مولوی احمد علی دھرم کوٹی) کو سنایا اور راقم الحروف نے حضرت سید امام علی شاہ صاحب سے بیعت کے لیے عرض کیا۔

۲......مولانا مولوی غلام حسین ہوشیار پوری جو اس زمانے کے اجلّہٗ علماء میں تھے اور حضرت غلام علی شاہ دہلوی کے خلیفہ اور مولانا محمد شریف اصفہانی کے شاگرد تھے۔ وہ اتفاقاً قصبہٗ دہلو میں آئے جہاں پہلے ہی حضرت سید امام علی شاہ مقیم تھے۔ اس قصبے کی مسجد مرزایاں میں آپ نے اعتکاف کیا اور یہیں حضرت سید امام علی شاہ فیض رساں تھے۔ انہوں نے حضرت سید امام علی شاہ کے فیوض و برکات اور تاثیرات کو دیکھا تو فرمایا:۔

''سچ تو یہ ہے کہ آپ اس زمانے کے مجدد ہیں۔''

Marfat.com

۳......حضرت شاہ صاحب بڈھن شاہ کلانوری (خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمۃ) فرمایا کرتے تھے:۔

''اس زمانے میں مشرق سے لے کر مغرب تک آپ صراط مستقیم
کے ہادی ورہبر ہیں، دوسرے حضرات آپ کے وجود شریف
کے وسیلے سے فیض حاصل کرتے ہیں، اگر اس قسم کا صاحب
کمالات پیدا ہو جائے تو سارے عالم اور عالم والوں کے لیے
کافی ہے۔ چنانچہ ایک آفتاب ساری دنیا کو روشن کر دیتا ہے''

۴......جب آپ کی مشیخت کا شہرہ اطراف وجوانب میں پھیلا اور لوگوں کو معلوم ہوا کہ مکان شریف میں ایسا آفتاب عالم تاب طلوع ہوا ہے کہ جس پر ایک نظر ڈالتا ہے اس کے ظاہر و باطن کو منور کر دیتا ہے تو لوگ جوق در جوق آپ کی طرف آنے لگے۔ چنانچہ اس زمانے کے جلیل القدر عالم مولانا غلام اللہ لاہوری (جن کو خلیفہ صاحب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے) نے جب آپ کا شہرہ سنا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مستفیض ہوئے۔ بہت سے حضرات نے عالم واقعہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کے اشارے پر حضرت امام علی شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر نسبت دوامِ حضوری حاصل کی اور مقاماتِ عالیہ پر فائز ہوے۔ بہت سے لوگوں نے عالم واقعہ اور عالم یقظہ میں آپ کی صورت شریف دیکھی اور آپ سے توجہ حاصل کی چنانچہ توجہ سے ان کے دل ذاکر ہو گئے اور وہ محبت الٰہی میں منجذب ہو گئے۔ آپ کی صحبت کیمیا اثر کی تاثیرات اور آپ کے حلقۂ متبرکہ کی کیفیات وواردات کا کیا ذکر کروں بعض لوگ آپ کی توجہ کی تاثیر سے مرغ نیم بسمل کی طرح خاک پر لوٹتے تھے، بعض لوگ کمال استغراق کی وجہ سے مست بادۂ بےخودی معلوم ہوتے تھے، بعض لوگ وجد و بے تابی کے غلبے کی وجہ سے آہ و نالہ کرتے تھے، بعض

Marfat.com

لوگ خود کو فراموش کر کے عالم حیرت میں چلے جاتے تھے اور بعض لوگوں کے سامنے توحید ومعرفت کے اسرار کھلم کھلا نظر آتے تھے، المختصر آپ کی نورانی مجلس شریف میں وہ کیف وسرور حاصل ہوتا جو دنوں یاد رہتا۔

آپ کی خانقاہ شریف اور مسجد شریف میں تقریباً تین سو (۳۰۰) صوفیہ اور فقراء رہتے اور دور و نزدیک سے طالبانِ طریقت حاضر ہوتے تھے۔ مثلاً بخارا، کابل، بدخشاں، کشمیر اور ہندوستان وغیرہ۔ ان تمام حضرات کے طعام ولباس کا انتظام حضرت سید امام علی شاہ کی طرف سے ہوتا تھا آپ کا وجود شریف مجد دِ ماَۃ ثالث عشر تھا (تیرھویں صدی کا مجدد)۔

آپ کا فیض حضور وغیبت میں یکساں تھا۔ مولانا محمد شریف بدخشانی جو کئی سال سے آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ جب تکمیل منازل کے بعد اپنے وطن جانے لگے تو حضرت سید امام علی شاہ نے رخصت کرتے ہوئے فرمایا۔

''آپ سے ہماری دوبارہ ملاقات معلوم نہیں ہوتی''

اسی طرح بعض دوسرے دوستوں کو لکھا:

''فقیر کی عمر ۷۰ سال کی ہوگئی ہے حدیث میں آیا ہے کہ میری
اُمت کی عمریں ۶۰ اور ۷۰ کے درمیان ہوں گی تو معلوم ہوتا ہے
کہ میری عمر ۷۰ سے زیادہ نہ ہوگی''

۱۵ / شعبان کی رات گزار کر صبح کو مسجد شریف حاضر ہوئے اور اپنے رفقاء اور مریدین سے فرمایا:

''اس فقیر کا نام لوحِ حیات سے مٹا دیا گیا ہے''

چنانچہ دوسرے ہی دن آپ کے سینے میں درد شروع ہوا اور معلوم ہوا کہ وجع الفواد کا مرض لاحق ہوگیا ہے۔ چنانچہ آپ کے صاحبزادے حضرت سید صادق علی شاہ صاحب کو

Marfat.com

اطلاع دے دی گئی جن کو حضرت نے باہر بھیجا ہوا تھا اسی اثناء میں حضرت کے سینے میں بڑی شدت سے درد ہونے لگا۔ حضرت سید صادق علی شاہ صاحب عالم انتظار میں والدِ ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے صاحبزادے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''ظاہری صحت کا حال یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ فراق کی ساعت قریب آ گئی ہے''

حضرت صاحبزادہ یہ بات سُن کر بہت ہی غم زدہ ہوئے۔ جب حضرت امام علی شاہ صاحب نے ان کی پریشانی اور اضطراب کا عالم دیکھا تو آپ نے ازراہِ کرم ارشاد فرمایا:

''اللہ کی عادت یہی ہے کہ ایک کو اپنے پاس بلالیتا ہے اور دوسرے کو اس کی جگہ پر بٹھادیتا ہے۔ تم کو نہیں معلوم کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا سے تشریف لے گئے تو ان کی جگہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے اور جب حضرت ابوبکر تشریف لے گئے تو ان کی جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے اور جب حضرت عمر تشریف لے گئے تو ان کی جگہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیٹھے اور جب حضرت عثمان تشریف لے گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان کی جگہ بیٹھے''

یہ سن کر حضرت سید صادق علی شاہ صاحب مضطرب ہوگئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے آپ نے فرمایا کہ میں اپنے اندر آپ کی جانشینی کی قابلیت نہیں پاتا۔

حضرت امام علی شاہ صاحب نے فرمایا:

''ایسی باتوں سے توبہ کرو خبردار! خبردار! میں نے سب کچھ تم پر نثار کردیا اور تم سے کوئی چیز اٹھانہ رکھی، تم کو چاہیے کہ فقیر کے

Marfat.com

سجادے پر بیٹھ کر عادات وعبادات میں سنت کی پیروی کرو کہ
مقام محبوبیت اسی سے ملتا ہے۔ اور اہل دنیا اور ارباب ہوا وہوس
سے منہ موڑ کر اللہ کی طرف متوجہ رہو اور اسی کو اپنا کفیل جانو' میں
نے حق سبحانہ وتعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ جو لوگ تمہارے دامن
سے وابستہ ہوں وہ ہمیشہ مقبول ومسرور رہیں''

کاتب الحروف (مولانا احمد علی دھرم کوٹی) تیس سال تک اس آستانے سے منسلک رہا اور اکثر اوقات سفر وحضر میں آپ کے ساتھ رہتا تھا۔ حضرت امام علی شاہ اپنی تمام زندگی میں تین بار بیمار ہوئے۔ پہلی بار ۵۸ رسال کی عمر میں تپ سرفہ کی بیماری لاحق ہوئی جو دو ماہ سے زیادہ عرصے تک رہی۔ بظاہر زندگی کی کوئی امید نہ رہی۔ اسی حالت میں رمضان المبارک آ گیا اور آپ نے پہلا روزہ رکھ لیا رات کو کیا دیکھتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا:

''میرے بیٹے امام اہل مقام تیری عمر زیادہ ہے، غم نہ کر بہت
سے طالب تیرے وسیلے سے پستیوں سے نکل کر بلندیوں تک
پہنچیں گے''

چنانچہ اس واقعہ کے تھوڑے ہی عرصے بعد بیماری زائل ہوگئی اور آپ صحت یاب ہوگئے دوسری بیماری ۶۵ رسال کی عمر میں لاحق ہوئی جبکہ آپ درد قولنج کی بیماری میں مبتلا ہوئے لیکن ساتویں روز صحت یاب ہوگئے اور تیسری بیماری ۷۰ رسال کی عمر میں لاحق ہوئی اور اسی بیماری میں آپ نے جان عزیز جان آفریں کے سپرد کی۔

آپ کا وصال ۱۳ رشوال المکرّم (۱۲۸۲ھ) مطابق ۶ رمارچ ۱۸۶۶ء کو ہوا۔ ابھی آفتاب غروب نہ ہوا تھا کہ آفتاب طریقت غروب ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مکان شریف ہی میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

Marfat.com

چالیسویں کے روز اس خاندان کے سارے متعسبین اور مریدین دور ونزدیک سے جمع ہوئے اور حضرت سید امام علی شاہ کے بڑے بڑے خلفاء کے اتفاق سے حضرت سید صادق علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر توبہ کی گئی اور لوگ بیعت ہوئے آپ کی توجہ سے انہوں نے اپنے سینوں میں لامتناہی انوار وواردات محسوس کئے۔

حضرت سید امام علی شاہ کے وصال پر بہت سے حضرات نے قطعات تاریخ وفات تحریر کیے ہیں۔

آپ کے اعاظم خلفاء میں فقیہ الہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ممتاز ہیں۔ آیات القیومیہ کے مصنف مولانا احمد علی دھرم کوٹی نے آپ کے احوال اس طرح لکھے ہیں۔

در امام اہل قربت ونہایت' ہادیٔ طریق درج نہایت در بدایت' مقتدائے ارباب یقین' مجتبائے علماء راسخین' محی سننِ نبوی' مخبر احادیث مصطفوی' شیخنا ومولانا محمد مسعود دہلوی مداللہ ظلال افضالہ ونوالہ علیٰ مفارق المستر شدین۔

حضرت مسعود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم وعامل اور عارف وکامل تھے کتاب وسنت کے حقائق وعلوم حل کرنے میں آپ کی شان بہت بلند تھی اور صوفیاء واولیاء کے ملفوظات کی باریکیوں کی شرح کرنے میں آپ کا رتبہ بہت ہی برتر تھا۔ آپ کو راہ ہدایت کے لیے ایسے مرشد کی تلاش ہوئی جو علم وعمل اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال متابعت میں ظاہری وباطنی طور سے آراستہ وپیراستہ ہو چنانچہ اسی تلاش کے دوران جب آپ نے حضرت سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف وتوصیف سنی تو آپ خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ چونکہ آپ کی روشن پیشانی سے سچی ارادت واعتقاد کے آثار اور رشد وہدایت کے انوار ظاہر تھے بلکہ روشنی سے بھی زیادہ روشن تھے تو حضرت امام علی شاہ صاحب نے بغیر

Marfat.com

کسی توقف کے اپنے دامن سے وابستہ کرلیا اور ذکر اسم ذات کی تعلیم فرمائی یہاں تک کہ آپ کے جسم و جان اس ذکر کی لذت محسوس کرنے لگے۔ حضرت امام علی شاہ صاحب نے مختلف قسم کے الطاف و عنایات سے آپ کو ممتاز فرمایا۔ حضرت امام علی شاہ صاحب کی خانقاہ میں جتنے بھی سالکانِ طریقت آئے ان کے مقابلے میں آپ میں خاکساری و عاجزی، اخلاص و ادب اور خدمت گذاری کا جو جذبہ دیکھنے میں آیا ایسا کسی میں نہ دیکھا۔ اسی عاجزی وانکساری سے حضرت امام علی شاہ صاحب کی ظاہری توجہ اس قدر آپ کی طرف تھی کہ دوسرے کسی مرید کی طرف نہ تھی۔ آپ کے رتبے کی انتہا کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ سات ماہ کے اندر اندر سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ کی سعادت اور فنا و بقا کی دولت سے بہرہ یاب ہو گئے اور آپ کو تعلیم طریقت اور خلافت سے نواز کر طالبان حقیقت کی تربیت و ہدایت کے لیے دہلی رخصت فرمایا۔

آج جب کہ ۱۲۹۲ھ ہجری ہے آپ دہلی میں جو اکابرِ اولیاء کا قدیم وطن ہے حضرت امام علی شاہ صاحب کے ارشاد کے مطابق طالبوں کی تربیت و ہدایت میں مصروف ہیں آپ کے فیض رسانی کے انوار اور فائدہ رسانی کے برکات دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اور آپ کی ذات سے بہت سے لوگ ہدایت و تربیت پا رہے ہیں اور سالکان طریقت کی دوسری جماعت علوم دینی اور آپ کی برکتوں سے بہرہ ور ہو رہی ہے آپ کی ذات و برکت سے بہت سے خلفاء صاحب وقت صاحب حال بن گئے۔

حضرت امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری و باطنی توجہ جو آپ کی طرف تھی وہ کسی مرید و خلیفہ کی طرف نہ تھی آپ کے رتبے کی بلندی کا اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ حضرت امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر عنایت جس انداز سے آپ کی طرف مبذول تھی۔ دوسروں کو دیکھ دیکھ کر اس پر رشک آتا تھا۔ حضرت مسعود شاہ اکثر اوقات مجلس شریف

Marfat.com

میں حاضر رہتے جب آپ مجلس میں ہوتے تو حضرت امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عجیب عجیب نکات وکلمات بیان فرماتے۔ ایک روز اہل محفل میں سے کسی کے دل میں یہ بات آئی کہ جب حضرت مسعود شاہ صاحب مجلس میں ہوتے تو حضرت امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہی ذوق وشوق سے معارف بلند بیان فرماتے ہیں اور دوسرے کسی وقت ایسے معارف بیان نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا:

"غالباً معارف وحقائق کے بیان کرنے میں خود سامع کی برکت بھی شامل حال ہوتی ہے۔" (ماخوذ آیات القیومیہ، ص۔۲۷۷)

اضافۂ مرتب:

حضرت فقیہ الہند مفتی شاہ محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد جامع فتح پوری، دہلی میں ایک عرصے تک امامت وخطابت، درس وتدریس، رشد وہدایت اور فتویٰ نویسی کے فرائض انجام دیے۔ ۱۰؍رجب المرجب ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۲ء کو دہلی میں آپ کا وصال ہوا اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ میں مدفون ہوئے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند اکبر حضرت مولانا احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے، پھر آپ کی وفات کے بعد حضرت فقیہ الہند کے پوتے حضرت مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ (ابن حضرت مولانا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ) سجادہ نشین ہوئے......

آجکل حضرت مفتی اعظم کے صاحب زادے اور خلیفہ علامہ حافظ محمد احمد علیہ الرحمۃ کے صاحب زادے ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد مفتی اعظم کی مسند پر رونق افروز ہیں۔ آپ حضرت مفتیٔ اعظم سے بیعت ہیں۔ ہر چہار سلاسل میں اجازت وخلافت حاصل ہے۔ امامت وخطابت، رشد وہدایت اور فتویٰ نویسی کے فرائض آپ ہی انجام دے رہے ہیں۔

Marfat.com

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کے فرزند اکبر حضرت علامہ قاری حافظ مفتی محمد مظفر احمد ۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہو گئے تھے، آپ متبحر عالم و مفتی تھے، حضرت مولانا محمد رکن الدین شاہ الوری علیہ الرحمۃ سے بیعت تھے۔ خلافت و اجازت حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمۃ سے حاصل تھی۔ اب آپ کے صاحبزادگان آپ کی یادگار ہیں۔ خصوصاً حافظ قاری محمد ظفر احمد صاحب جو آپ کے قائمقام اور جانشین ہیں۔ دوسرے صاحبزادے علامہ مفتی محمد مشرف علیہ الرحمۃ بھی متبحر عالم تھے ۱۹۸۱ء میں دہلی میں وصال فرمایا۔ ان نے صاحبزادے حافظ محمد میاں ثمر دہلوی صاحب سجادہ ہیں۔

حضرت مفتی اعظم کے سب سے چھوٹے صاحبزادے مولانا ڈاکٹر محمد سعید احمد درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین اور مسجد شریف کے خطیب تھے۔ اب ان کے فرزند ڈاکٹر مجیب احمد یہاں مسند نشین ہیں اور دوسرے صاحبزادے حافظ محمد ارشد خطیب ہیں۔

اس وقت حضرت مفتی اعظم کی اولاد میں عالم اسلام کے عظیم محقق، نبہانی العصر، مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کراچی میں رونق افروز ہیں اور آپ کے ذریعے حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی اور دیگر مشائخ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کا فیض جاری وساری ہے۔ آپ کے علمی و تجدیدی کارناموں کے سبب بعض اہل علم نے پندرہویں صدی کا مجدد قرار دیا ہے......

(عطائے ربانی از مولانا جاوید اقبال مظہری' کراچی' عبدالستار طاہر، مجدد عصر، لاہور زیر طبع)

☆......☆......☆

Marfat.com

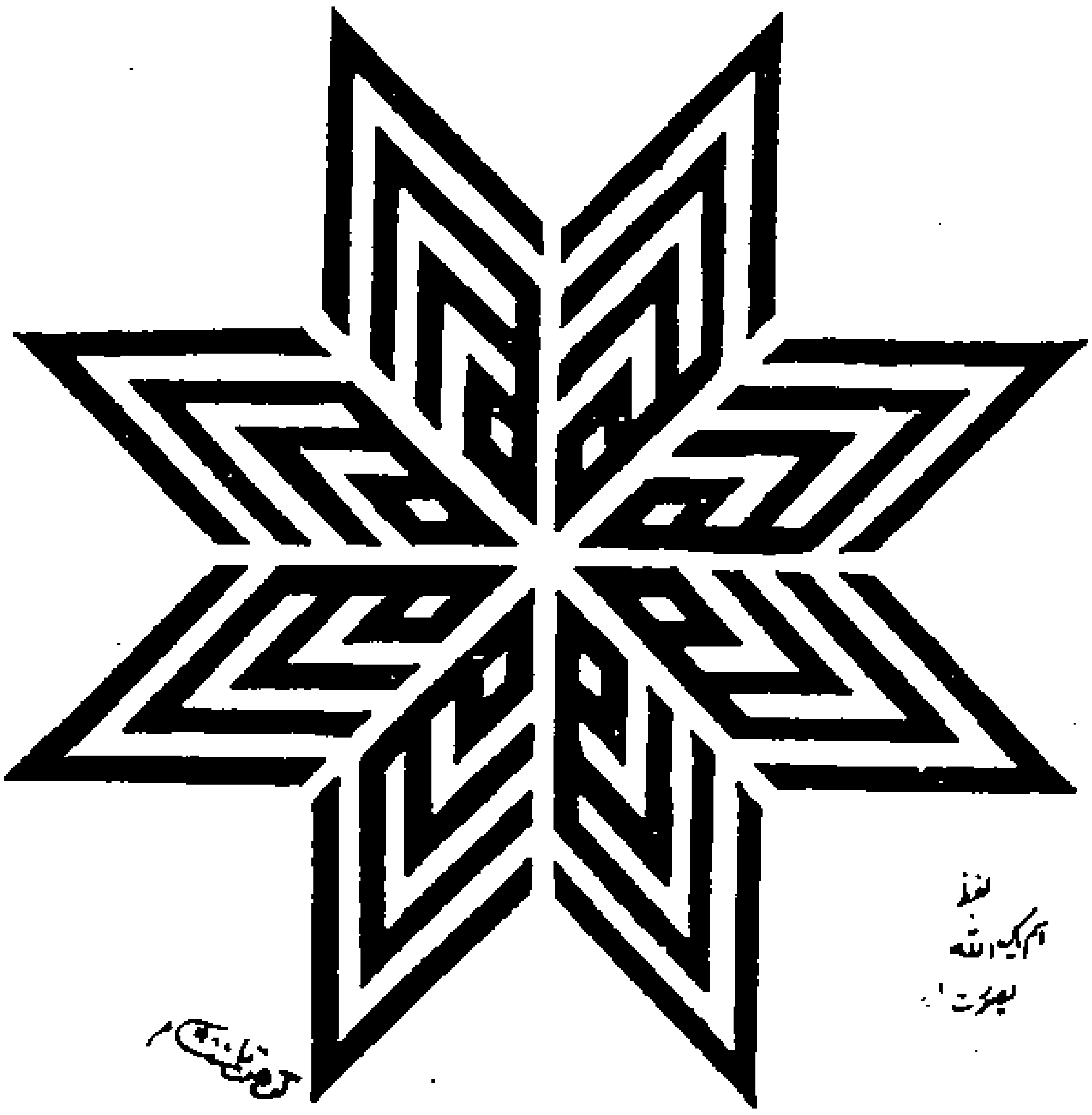

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جانشین سید امام علی شاہ

حضرت سید صادق علی شاہ مکان شریفی

(شیخ طریقت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی)

☆

حضرت سید محمد صادق علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ اپنے والد ماجد حضرت امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر، جانشین اور صاحب سجادہ تھے، صاحب ''آیات القیومیہ'' نے آپ کے حالات ذکر کرتے ہوئے ان القاب سے یاد کیا ہے۔

''صدر مسند ارشاد وہدایت ، ہادی طریق درج نہایت در بدایت، سیاح بیدارئے طریقت، غواص دریاء حقیقت، مظہر صفات ربانی، موردِ اخلاق سبحانی، مشکات مصباح مشکات انوار، مفتاح کنوزاسرار، سلالۃ الکبراء المحققین، وارث علوم الانبیاء والمرسلین، الداعی الی اللہ سبحانہ الوالی، سیدی سندی حضرت مولوی محمد صادق علی۔ متع اللہ الطالبین بطول بقاءہٖ مادام الثریا والثرٰی۔'' (آیات القیومیہ، ص۔ ۳۴۸)

آپ جامع معقول ومنقول اور حاوی فروع واصول تھے۔ ظاہری اور باطنی نعمتوں کے مرکز اور حسنی اور حسینی خوبیوں کے جامع' بچپن ہی سے انوار ولایت اور آثار ہدایت ان کی روشن پیشانی سے ظاہر تھے۔ چونکہ آپ کی والدہ مکرمہ آپ کے بچپن ہی میں انتقال کر گئی تھیں۔ اس لیے حضرت امام علی شاہ آپ پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔ بچپن سے لے کر

Marfat.com

عنفوان شباب تک ہمیشہ سفر وحضر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ اور کبھی اپنے سے جدا نہ فرماتے۔ آپ کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ فرمائی اپنے خلیفۂ اجل حضرت مفتی محمد مسعود شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے درس حدیث دلوایا۔

جب آپ تحصیل علم سے فارغ ہوئے تو میدان طریقت میں قدم رکھا اور تمام ہی خوبیوں کو اپنے روحانی کمالات میں گم کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے جمال وکمال کے عاشق ہو گئے۔ حضرت امام علی شاہ صاحب نے آپ کو قابل اور مستعدِ کامل سمجھ کر آپ کی طرف نظرِ عنایت فرمائی اور بہت سی خدمات آپ کو تفویض کیں۔ یہاں تک کہ اپنا خلیفہ اور جانشین بنا دیا اور تمام اصحاب کبار اور خلفاء نامدار سے ان کو ممتاز کر کے خلیفۂ مطلق اور صاحب سجادہ بنا دیا۔ چونکہ سلوک باطن میں نسبت طریقۂ احمدیہ غایت الغایت تک اپنے والد ماجد سے حاصل کی اور آپ کی توجہات عالیہ سے بلند مقامات ودرجات تک پہنچے اس لیے طالبوں کی تربیت میں آپ کی بڑی شان ہے۔ جس پر لطف کی نظر فرماتے ہیں اس کو ماسوا اللہ سے بیزار کر کے اللہ کا بنا دیتے ہیں، مشائخ کرام میں ظاہری اور باطنی طہارت کے اہتمام میں آپ بے مثل ہیں۔ اخلاق حمیدہ اور صفات مَلکیہ کے حامل ہیں اور مہذب ومؤدب فطرت کے مالک' اولیاء اللہ کے اخلاق وکمالات آپ کی ذات میں مرکوز نظر آتے ہیں۔ کرم وسخاوت، مخلوق پر شفقت اور غریبوں کی اعانت میں تو اپنے والد کے جمال وکمال کی یادگار ہیں۔ جو کچھ بھی فتوحات میّسر آتی ہیں غریبوں اور مسکینوں کو دے دیتے ہیں۔ بس میں کیا لکھوں کہ قلم میں لکھنے کی طاقت نہیں...... صورت وسیرت میں سلف عظام کی یادگار ہیں۔ اپنے سجادے کا پورا پورا پاس ولحاظ رکھتے ہیں۔ ہر دل کے محبوب ومقبول ہیں۔ اور بذل وایثار، کشادہ پیشانی وفراغ دستی، عفوودرگزر، صبرورضا، تفویض وتسلیم اور حلم وتدبر میں تو آپ کا نظیر نہیں۔ صاحب انفاس کاملہ ہیں۔ جس کو جو کچھ کہہ دیتے ہیں ہو بہو وہی ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

آپ اپنی تمام تر توجہ طالبوں کی تربیت اور قابلوں کی تہذیب میں صرف کرتے ہیں۔

اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد سے کئی سال ہو گئے کہ مسند ارشاد پر بیٹھے ہوئے مخلوق کو حق کی دعوت دے رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپ علوم عقلی و نقلی میں وقیع النظر ہیں اور باطنی معاملات میں بھی تیز نگاہ ہیں۔

اپنے طالبوں کی تربیت فرماتے ہیں۔ متابعت سنت اور عمل عزیمت میں ثابت قدم ہیں۔ علوم شریعت میں آپ کا یہ پایہ بہت بلند ہے اور اتباع و عمل میں آپ کا درجہ بہت بڑا ہے۔ باوجود کثرتِ جذبات آپ نے نہ کبھی رقص کیا اور نہ سماع، نہ ابتدا میں نہ انتہا میں نہ بیچ میں نہ آخر میں چونکہ یہ باتیں مقام رخصت کی ہیں اور آپ کا عمل عزیمت پر تھا۔ اسی طرح کبھی آپ نے ذکر جہر نہیں فرمایا اور شطحیات صوفیہ سے بھی راہ سلوک کی ابتداء اور انتہا میں محفوظ رہے۔ آپ کے والد ماجد کی صحبت کی برکت سے آپ پر ایسی ایسی واردات وکیفیات اور حالات و مقامات گزرے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے اور نہ کسی کان نے سنے اور نہ اس کا خیال ہی کسی انسان کے دل میں گزرا۔ یہ آپ کے تصرفات باطنی میں سے ادنیٰ درجے کا تصرف ہے کہ جب آپ کسی مستعد مرید کے باطن میں تصرف فرماتے تو اس کو عالم بے خودی و بے شعوری میں پہنچا دیتے ...... اور رفتہ رفتہ سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ کی سعادت، فنافی اللہ اور بقا باللہ کی دولت سے سرفراز فرما دیتے۔ آپ کی صحبت میں بہت سے طالبوں کی حالتیں بدل گئیں اور وہ قرب وحضور و آگہی کے درجات پر فائز ہو کر طریقۂ نقشبندیہ کی تعلیم کی اجازت لے کر لوگوں کی باطنی تربیت میں مصروف ہیں۔

آج جبکہ ۱۲۹۳ ہجری ہے حضرت سید صادق علی شاہ صاحب مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہیں اور سالکان راہ طریقت کو مستفیض فرما رہے ہیں اور پستیوں سے نکال کر بلندیوں تک لے جا رہے ہیں۔ (ماخوذ آیات القیومیہ، ص۔ ۳۴۸)

Marfat.com

اضافہ مرتب:

۲۲؍رجب المرجب ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء کو آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت سید میر بارک اللہ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے، پھر اُن کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد مظہر قیوم رحمۃ اللہ علیہ اوران کے وصال کے بعدان کے صاحبزادے حضرت سید محفوظ حسین صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین ہوئے اور بھلیر شریف (ضلع شیخوپورہ، پنجاب، پاکستان) میں فیض رساں تھے۔

حضرت سید صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا مفتی سید غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی عالم وفاضل اور مفتیٔ وقت تھے۔ اپنے والد ماجد سے بیعت تھے اور اجازت وخلافت بھی حاصل تھی، آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا سید منظور احمد رحمۃ اللہ علیہ متبحر عالم اور شیخ وقت تھے، ۱۹۴۷ء میں پاکستان ہجرت کرنے کے بعد ساہیوال (پنجاب، پاکستان) میں مقیم ہوگئے اور یہیں وصال فرمایا۔ اب آپ کے صاحبزادگان آپ کے قائم مقام ہیں۔ (ماخوذ ماہ وانجم، ص۔ ۵۵)

☆......☆......☆

السلام قبل الکلام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصنفِ قصیدہ

مولانا نور احمد تخت ہزاری

(خلیفہ سید امام علی شاہ مکان شریفی)

☆

حضرت مولانا نور احمد تخت ہزاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمۃ کے خلفاء میں ممتاز ہیں، مولانا علی احمد دھرم کوٹی نے ''آیات القیومیہ'' کے صفحہ ۳۷۳ پر آپ کے مختصر حالات تحریر کرتے ہوئے ان القابات سے یاد کیا ہے۔

''مظہرِ تجلیاتِ الٰہی، موردِ کراماتِ لامتناہی، جامع معقول ومنقول، حادی فروع واصول، مستقیم الاحوال، صاحبِ وقت وحال، مطلعِ انوار، حضور سرمد عالمِ ربانی مولانا نور احمد زاداللہ انوارقبولہ''

حضرت مولانا نور احمد، حضرت خواجہ (سید امام علی شاہ) کے احباب میں ممتاز اور نامدار خلفاء میں سے ہیں، آپ علوم شریعت تفسیر وحدیث کے ماہر اور علوم باطنی وطریقت کے اسرار ورموز پر بھی کامل دسترس رکھنے والوں میں ہیں .... عالم شباب میں تحصیل علم سے فارغ ہوکر معرفتِ الٰہی کے حصول کی غرض سے ایسے مرد کامل کی تلاش میں لگ گئے جس کا ظاہر سنت کے زیور سے آراستہ اور باطن غیر اللہ کی محبت سے خالی ہو، یہ زمانہ ۱۲۶۰ھ کا تھا جب حضرت قطب الاقطاب، ابوالبرکات، قیوم العالم حضرت خواجہ (سید امام علی شاہ) کے

Marfat.com

کمالات اور مقامات کی شہرت ہو چکی تھی، مولانا نور احمد تخت ہزاری سلمہ اللہ الباری نے جب اس مردِ خداشناس کا چرچا سنا تو آپ کے آستانے پر حاضر ہوئے اور پھر شرف بیعت حاصل کر کے ہمیشہ کے لیے یہیں کے ہو رہے۔ .... حضرت خواجہ کی نظر فیض اور تربیت کی بدولت بزرگی اور عظمت حاصل ہوئی بڑے باعظمت حالات و مقامات آپ پر منکشف ہوئے، انہی ایام میں فرط شوق اور جذب محبت میں حضرت خواجہ قدس سرہ کی مدح و منقبت میں ایک قصیدہ منظوم فرمایا جس میں انوارِ وحدت کے انکشافات سے اور کثرت میں ذوق و حال کے غلبے کے سبب چند اشعار کہے جو آخر میں اس بابرکت قصیدہ میں سے کچھ بیان کیا جائے گا جو کہ اتفاقاً ایک شخص کے ذریعے ان (حضرت امام علی شاہ) کی نظرِ پُر فیض سے گزرا، مقبول ہوا اور وہ (مولانا نور احمد) تھوڑے ہی عرصہ میں کمالات سے ہم آغوش ہو گئے اور سعادت الی اللہ و سیر فی اللہ کے سبب ممتاز مقام حاصل ہوا..... اجازت و خلافت سے نوازے گئے پھر اپنے آبائی علاقہ چنیوٹ جا کر (مخلوق کو) فیض پہنچا رہے ہیں اور طالبان کو دعوتِ حق دے رہے ہیں..... چنیوٹ میں آپ کا خوب چرچا ہے اور لوگ جوق در جوق ارادت حاصل کر رہے ہیں، آپ کی توجہ سے بے شمار لوگ متاثر ہو رہے ہیں، اس وقت آپ کی ذات آسمان ولایت کا قمر اور آسمان ہدایت کے قطبینِ عالم، حسن شہادت کو فروغ بخشنے والی اور اربابِ طلب قلبی جذبات کو تشفی عطا کرنے والی ہے۔ . . .

(ماخوذ و ترجمہ، آیات القومیہ، ص۔ ۲۷۳)

☆ ... ☆ ... ☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ متبرکہ در شان سید امام علی شاہ

معہ ترجمہ

(۱)

حسنِ لیلی بدیدہ ام کہ مپرس
نیش عشقش کشیدہ ام کہ مپرس

میں نے حسن محبوب (انوار ولایت) کو ایسا دیکھا ہے
کہ مت پوچھو اس کے عشق کے تیروں کو جیسا سہا ہے
مت پوچھو.....

(۲)

از چنن حسنِ او جہان آرای
دہ چہ غافل بہ بودہ ام کہ مپرس

اس کے حسنِ جہاں آراء کی بدولت میں ایسا مدہوش رہا
(دنیا سے) ایسا بے خبر رہا کہ مت پوچھو.....

Marfat.com

(۳)

شیشۂ عافیت شکست تمام

حسنِ روئیش چو دیدہ ام کہ مپرس

میں نے جب سے اس کے چہرے کا حسن و جمال

دیکھا ہے شیشۂ عافیت کو ایسا توڑ ڈالا ہے کہ مت

پوچھو...

(۴)

اوفتادم بچاہِ غبغبِ او

دام عشقش کشیدہ ام کہ مپرس

اس کے زیرِ لب بننے والے غازہ میں ایسا گرا اور اس

کی محبت میں ایسا گرفتار ہو چکا ہوں کہ مت پوچھو......

(۵)

گنج حسنش باین دلِ ویران

بچنان جلوہ دیدہ ام کہ مپرس

اس کے خزانۂ حسن کو اپنے اس ویران دل میں ایسا جلوہ

افروز دیکھا ہے کہ مت پوچھو......

Marfat.com

(۶)

بہ یکی جلوہ اش شدم مدہوش
جام عشقش چشیدہ ام کہ مپرس

اس کے ایک ہی جلوے سے مدہوش ہوگیا اور اس کی
محبت کا ایسا جام پیا کہ مت پوچھو...

(۷)

مرغ دل رفت در قفس جعدش
دامِ زلفش کشیدہ ام کہ مپرس

میں خوف کے مارے اس کی زلفوں کے قید خانے میں
گرفتار اور گیسوؤں کا ایسا اسیر ہوا کہ مت پوچھو......

(۸)

چون کشادم نقابِ طرہَ او
عالمی را بدیدہ ام کہ مپرس

جب میں نے اس کی پیشانی سے نقاب ہٹایا ایک عالم
کو دیکھتا ہو کہ مت پوچھو......

Marfat.com

(۹)

از لبِ لعل خسروِ شیرین
سخنان شنیدہ ام کہ مپرس

میں نے اس خوبصورت وشیریں کے لعل جیسے ہونٹوں
سے ایسی باتیں سُنی ہیں کہ مت پوچھو......

(۱۰)

سینہ بشگافت خنجرِ غمزنش
تیر مژگانش خوردہ ام کہ مپرس

اس کے اشارۂ چشم نے سینہ چاک کر دیا میں نے
پلکوں کے ایسے تیر کھائے کہ مت پوچھو......

(۱۱)

مولدش ہست گرچہ در چھتر
سکنش لیک دیدہ ام کہ مپرس

وہ اگر چہ (رتر) چھتر کا رہنے والا ہے لیکن اس کا ایک
مسکن مت پوچھو کہ میری آنکھیں بھی ہیں......

Marfat.com

(۱۲)

بار بستم بناقۂ عشقش

تیغ ہجرش کشیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو میں نے اس کے عشق میں سواری پر سامان

باندھا ہی تھا کہ جدائی کی تلوار آڑے آ گئی......

(۱۳)

کشتہ ام در فراق او مجنون

لیلی نو گزیدہ ام کہ مپرس

میں نے نیا محبوب تلاش کیا مگر مت پوچھو کہ اب اس کی

جُدائی میں دیوانہ وار کھوسا گیا ہوں......

(۱۴)

در رہِ منزلِ تو ای جاناں

رنج و محنت کشیدہ ام کہ مپرس

اے محبوب تیری طلب کے راستے میں کیسی مشقت اور

مصیبت اٹھائی ہے مت پوچھو......

Marfat.com

(۱۵)

بنور رہِ عشق منزلِ سیلی
غربہتائ کشیدہ ام کہ مپرس

محبت کے راستے میں مسافرت سے دوچار ایسا پردیسی
ہوا ہوں کہ مت پوچھو......

(۱۶)

در بلائ فراق و محنت و غم
مبرور خون دیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ رنج و مصیبت اور جدائی کے غم سے
آنکھیں لال ہوگئی ہیں......

(۱۷)

در نماز نیاز سیر و سلوک
نو امامی گرندہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ میں نے سیر و سلوک کی نمازِ نیاز میں ایک
نیا امام چنا ہے......

Marfat.com

(۱۸)

سرِ خود را نہادہ ام بدرش

قبلۂ عجب دیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ میں نے ایک عجیب قبلہ دیکھا اور اپنا سر
اس کے در پر رکھ دیا .....

(۱۹)

طوف کردم بگردِ او صد بار

کعبۂ عجب دیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ میں نے ایک انوکھا کعبۂ دل دیکھا اور
سیکڑوں بار اس کا طواف کیا

(۲۰)

اوفتادم بقعر خاک درش

کنج عجبی بدیدہ ام کہ مپرس

میں نے ایسا انوکھا مقام دیکھا کہ مت پوچھو اور اس در
کی خاک پر جا پڑا ہوں......

Marfat.com

(۲۱)

پس هجران بت چینی
چه گریبان دریده ام که مپرس

اُس سکون وچین دینے والے کی جدائی میں ایسا
گریبان دریدہ ہوا ہوں کہ مت پوچھو......

(۲۲)

در پی عشق آہوی ختنی
چه بیابان دویده ام که مپرس

مت پوچھو کہ مشک کی طرح مہکتے اور آفتاب کی طرح
چمکنے والے اُس عزیز کی محبت کی خاطر کس طرح
بیابانوں کو دیکھا......

(۲۳)

در ہوای وصال آن لیلی
ترک لذت بکرده ام که مپرس

مت پوچھو کہ میں نے اس محبوب سے ملاقات کی خاطر
اپنی کتنی لذت وآسائش کو ترک کر دیا......

Marfat.com

(۲۴)

در پی هودج بکہ مستور
بترک اوطان کردہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ ایک پوشیدہ کجاوہ (محمل) کی خاطر میں
نے اپنے وطن کو چھوڑا......

(۲۵)

در پس عشق روی آن مہ نو
طعنہ ہای شنیدہ ام کہ مپرس

اس ماہ نو کی محبت میں مجھے کیا کیا باتیں سننے کو ملیں مت
پوچھو......

(۲۶)

در پی دیدن لب شیرین
کوہ ہای بکندہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ اس کے لبِ شیریں کی زیارت کی خاطر
میں نے کتنے پہاڑ عبور کیے......

Marfat.com

(۲۷)

در پی عشق دلبرِ زیبا

چہ کدر کوب خوردہ ام کہ مپرس

اُس خوبصورت دل رُبا و دلبر کی محبت میں کس قدر چوٹ کھائی ہے مت پوچھو......

(۲۸)

من و چون من ہزار در کویش

دست بستہ بدیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ ایک میں ہی کیا اپنے جیسے ہزاروں کو اس کی گلی میں دست بستہ دیکھا......

(۲۹)

ہمہ در سوز و ساز و نالہ و درد

عجب بدیدہ ام شغلی کہ مپرس

مت پوچھو کہ سبھی کو سوز و ساز اور دردِ محبت کے انوکھے انداز میں مست دیکھا......

Marfat.com

(۳۰)

سبق خواندم کنون بمکتب عشق
مفتیٔ عشق دیدہ ام کہ مپرس

میں نے ایسے مفتیٔ عشق کو دیکھا ہے کہ مت پوچھو،
(ایسا لگتا ہے) ابھی تک مکتبِ عشق میں پڑھتا
ہوں......

(۳۱)

ہر کہ طفلی بدید این مکتب
جایٔ دیگر ندیدہ ام کہ مپرس

جس طالب (حق) نے بھی اس مکتب کو دیکھ لیا وہ پھر
کہیں اور نہیں دیکھتا......

(۳۲)

ہر کہ مرغی چشید ان انجیر
غیر ز انیجا ندیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ جس پرندے نے بھی اس انجیر کو چکھا اس
کو یہاں کے سوا اور کہیں نہ پایا......

Marfat.com

(۴۳)

غلغلِ لا الہ الا اللہ
ہر طرفہا شنیدہ ام کہ مپرس

میں کیا بتاؤں کہ وہاں تو ہر طرف لا الہ الا اللہ کی صدائیں ہی سُنی ہیں......

(۴۴)

از جنوب و شمال شرقِ غروب
نور حق را بدیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ شمال تا جنوب اور مشرق سے مغرب تک نورِ حق ہی دیکھا......

(۴۵)

لن ترانی کجا است ای یاران
و ھو معکم بدیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو اے دوستو کہ ''لن ترانی'' کہاں ہے میں نے تو وہاں ''وھو معکم'' کو دیکھا ہے......

Marfat.com

(۳۶)

طور سینا شدہ چو سینۂ من
او کلامی شنیدہ ام کہ مپرس

جو کلام میں نے سنا ہے، مت پوچھو اس سے میرا سینہ
طور سینا کی مثل کیوں نہ ہو......

(۳۷)

نغمہ ہائ نفختِ من الروح
از کلامش شنیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ اس کے کلام کی بدولت میں نے ناز و
انداز کے نغمات سُنے ہیں......

(۳۸)

نقشبند باسم الا اللہ
مرشد پاک دیدہ ام کہ مپرس

اسم الا اللہ کے ساتھ نقشبند کا ایسا مرشد دیکھا کہ مت
پوچھو......

Marfat.com

(۳۹)

سرمۂ دیدہ اولی الابصار
وہ چہ نوری بدیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ سبحان اللہ ایسا نور میں نے دیکھا ہے کہ آنکھوں کے لیے ''اولی الابصار'' کا سرمہ......

(۴۰)

شہرۂ حسن اوست در ہمہ ملک
وہ چہ شاہد گزیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ میں نے اس محبوب کا انتخاب کیا ہے جس کے حسن ولایت کا چرچا ہر سو ہے......

(۴۱)

حسن افزای و روی مطلع فجر
وہ چہ شمس بدیدہ ام کہ مپرس

جس کا چہرہ طلوع فجر کی مانند ہے' واہ! مت پوچھو کہ میں نے کیسا شمسِ معرفت دیکھا ہے......

Marfat.com

(۴۲)

شاہبازِ مقام او ادنیٰ
وہ چہ عنقا گزیدہ ام کہ مپرس

واہ میں نے کیسا نادر و کمیاب محبوب چنا ہے' مت پوچھو
کہ اس کی پرواز کے آگے شاہباز کچھ نہیں......

(۴۳)

مومیائیِ دہِ شکستہ دلان
وہ طبیبی کہ گزیدہ ام کہ مپرس

سبحان اللہ! میں نے کیسے طبیب کا انتخاب کیا ہے مت
پوچھو! جو ٹوٹے ہوے دلوں کے لیے مومیا (ایک دوا جو
زخموں کے لیے مفید ہوتی ہے) کا درجہ رکھتا ہے......

(۴۴)

مسند آرائیِ کارگاہِ الست
وہ چہ غوثی گزیدہ ام کہ مپرس

میں نے کیسا غوث انتخاب کیا ہے، مت پوچھو کہ جو
کارخانۂ قدرت کو زینت بخشنے والا ہے......

Marfat.com

(۴۵)

پُر کن کاسہ تہی دستان
وہ چہ شاہی گزیدہ کہ مپرس

مت پوچھو کہ میں نے ایسا بادشاہ پالیا ہے جو تنگ
دستوں کی جھولیاں بھر دیتا ہے......

(۴۶)

نقشبندِ نگار خانۂ دل
وہ چہ شیخی گزیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ میں نے ایسا شیخ کامل پالیا جو دلوں کو (یاد
الٰہی) سے سجانے والا ہے......

(۴۷)

زینت افزائ باغِ عالم انس
وہ چہ خواجہ گزیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو! میں نے ایسا خواجہ چن لیا جو باغِ
انس ومحبت کی زینت کو دوبالا کرنے والا ہے......

Marfat.com

(۴۸)

نکتہ معرفت ز گلشن راز
وہ چہ رہبر گزیدہ ام کہ مپرس

جو گلشن راز اور معرفت کا نکتہ داں ہو، مت پوچھو میں نے
ایسے ہی رہبر کا انتخاب کیا ہے......

(۴۹)

طوطی نورِ باغِ مصطفوی
گل حسنین دیدہ ام کہ مپرس

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نوری خاندان سے ہو،
مت پوچھو ایسا گل حسنین میں نے دیکھا ہے......

(۵۰)

عندلیب ز باغِ مرتضوی
جگر زہرہ دیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ بلبلِ باغ علی اور فاطمہ زہرہ کے جگر گوشہ کو
میں نے دیکھا ہے......(رضی اللہ عنہما)

Marfat.com

(۵۱)

نونہال ز گلشنِ احمد
جان معصوم دیدہ ام کہ مپرس

جو گلشن احمد کی کلی ہے، مت پوچھو ایسی معصوم ہستی کو میں نے دیکھا ہے......

(۵۲)

موردِ نص آیتِ تطہیر
قطب کامل گزیدہ کہ مپرس

مت پوچھو ایسا قطب کامل میں نے چنا ہے جو آیۂ تطہیر کی علامت ہے......

(۵۳)

آیتِ از نصوص خالق پاک
مصحفِ نو گزیدہ ام کہ مپرس

جو خالق کائنات کی واضح نشانی ہے، مت پوچھو ایسی ذاتِ صحیفہ کا میں نے انتخاب کیا ہے......

Marfat.com

(۵۴)

پیشوایِ صفوف عالمِ پاک
شبلیِ وقت دیدہ ام کہ مپرس

جو اہل علم کا پیشوا ہو، مت پوچھو ایسا شبلیِ وقت میں نے دیکھا ہے……

(۵۵)

گوہری از فصوص حکمتِ حق
محیِ دین بدیدہ ام کہ مپرس

جو رب تعالیٰ کی حکمت کے موتیوں میں ایک نایاب گوہر ہے مت پوچھو ایسا محیِ دین میں نے دیکھا ہے……

(۵٦)

زلف آرائے مسند لولاک
وہ چہ پیری گزیدہ ام کہ مپرس

کیسا پیر (کامل) میں نے پایا ہے، مت پوچھو! جو مسندِ لولاک کے قریب اور اس کی زینت ہے……

Marfat.com

(۵۷)

از نگاہش پرند شد بارید
این تماشا بدیدہ ام کہ مپرس

اس کی نگاہ پڑنے سے تم جیسے بھی پرواز کرنے لگے مت
پوچھوایسا تماشا میں نے دیکھا ہے......

(۵۸)

از نگاہش سعید کشت شقی
این عجائب بدیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو میں نے ایسے عجائبات دیکھے کہ اس کی نظر
پڑ جانے سے شقی لوگ باسعادت بن گئے......

(۵۹)

مرہم ریش ہای خستہ دلان
وہ چہ معجون دیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو میں نے ایسی شفا دینے والی ذات کو دیکھا
جو زخمی دلوں کا مرہم ہے......

Marfat.com

(۶۰)

قرب اوست برتر و بالا
شہسوار می گزیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو میں نے ایسے شہسوارِ (ولایت) کو چنا ہے
کہ ہر پست و بلند مقام کو اس کا قرب حاصل ہے......

(۶۱)

بحرِ بخشائیش چہ می گو ئم
ہیچ کانی ندیدہ ام کہ مپرش

میں کیا بتاؤں کہ وہ عنایات و کرم نوازی کا ایسا سمندر ہے
کہ میں نے اس سا صاحب معدن نہیں دیکھا......

(۶۲)

کیسہ دارم تہی و کاسہ پر
چونکہ موجش شنیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ میری (خواہشوں کی) تھیلی خالی اور کاسہ
بھرا ہوا ہے کیونکہ میں نے اس کی (معرفت کی)
موجوں کی آواز سنی ہے......

Marfat.com

(۶۳)

سجدہ کردم بصد نیاز آنجا
مسجدِ خوب دیدہ ام کہ مپرس

میں نے اتنی خوب صورت مسجد دیکھی کہ مت پوچھو اور
وہاں سعادت کے ساتھ سجدہ کرلیا......

(۶۴)

کہ تو خواہی شرابِ وحدت را
در خمش ہائے دیدہ ام کہ مپرس

اگر تو شربت وحدت کا جام چاہتا ہے (تو آ) اس کے
ساغر کو میں دیکھ چکا ہوں، مت پوچھو!

(۶۵)

بعد تک و دو کہ کردہ ام شب و روز
بمکانی رسیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ شب و روز کی بھاگ دوڑ اور جستجو کے بعد
میں ایسے مقامِ (قرب) پر پہنچا ہوں......

Marfat.com

(۶۶)

در پیِ عشقِ دوستانِ سلیم
یک جہانی بدیدہ ام کہ مپرس

طبع سلیم رکھنے والے احباب کی محبت میں ایک جہان
(نو) دیکھ چکا ہوں......

(۶۷)

بذر طریق ادب تواضع و عجز
بمقامی رسیدہ ام کہ مپرس

کیا بتاؤں کہ عجز وانکساری اور تواضع و اداب کے
ذریعے ہی میں اس منزل تک پہنچا ہوں......

(۶۸)

من بوقتِ سحر ز ہاتفِ غیب
مژدہ ہائے شنیدہ ام کہ مپرس

میں نے بوقت سحر ہاتف غیبی سے ایسی ایسی خوش
خبریاں سُنی ہیں کہ مت پوچھو......

Marfat.com

(۶۹)

دوش با گوش خود ز پیر مغان
پس بشارت شنیده ام کہ مپرس

کیا بتاؤں کہ میں نے پیرِ مخدوم سے خود اپنے کانوں
سے بہت ساری بشارتیں سُنی ہیں۔

(۷۰)

آنچہ درمن بریخت از اسرار
از دلِ خود شنیدہ ام کہ مپرس

اسرار و رموز کے ذریعے جو کچھ میرے دل میں ڈالا گیا
مت پوچھو کہ میرے دل میں بھی وہی تھا......

(۷۱)

گرنویسم ز شرح او طومار
شمۂ زانچہ دیدہ ام کہ مپرس

میں نے جس طرح اس شمع (معرفت) کو دیکھا ہے اگر
اس کی شرح لکھوں تو مت پوچھو کہ ایک ضخیم کتاب تیار
ہو جائے......

Marfat.com

(۷۲)

میکشایم نقاب دریچہ ولیک
حاسدانرا بدیدہ ام کہ مپرس

اگر میں چاہوں تو اس کے مقامات سے پردہ اٹھادوں
مگر میں نے ایسے حاسدوں کو دیکھا ہے کہ مت
پوچھو......

(۷۳)

مہر کردم بکنج آن اسرار
مستمع را شنیدہ ام کہ مپرس

میں کیا بتاؤں کہ جس نے کان لگا کر ان کی بات کو سنا وہ
آہستہ آہستہ عرفان کا ماہر ہو گیا......

(۷۴)

با تو گویم از ان ولیکہ
ہنوز چشم بد را بدیدہ ام کہ مپرس

میں چاہوں تو تمہیں ان اسرار کے متعلق بتا دوں لیکن
میں بُری نگاہوں کو دیکھتا ہوں......

Marfat.com

(۷۵)

گرچہ ہستم ز معصیت پر بار
حکم لاتقنطو شنیدہ ام کہ مپرس

اگرچہ میرے گناہوں کا بوجھ بہت بھاری ہے لیکن
"حکم لاتقنطو" کو میں نے سنا ہے......

(۷۶)

گرچہ دارم گنہ ز سر تا پا
ز مغفرت را شنیدہ ام کہ مپرس

اگرچہ میں سر سے پاؤں تک گنہ گار ہوں لیکن میں نے
مغفرت کے بارے میں بھی سُنا ہے......

(۷۷)

دستگیرا تو دستگیری کن
یار یاری بدیدہ ام کہ مپرس

اے مدد فرمانے والے اب تو میری مدد کر، مت پوچھ کہ
تیرے دوستوں کو میں نے دیکھ لیا......

Marfat.com

(۷۸)

گر بگویم ز وصف تو صد سال
انتہائ ندیدہ ام کہ مپرس

اگر تیرے اوصاف وکمالات کو سو سال تک بیان کروں
مت پوچھ تو بھی ختم نہ ہوں......

(۷۹)

بر سر جبہیہ تو بنشتہ زر
این دو مصراع دیدہ ام کہ مپرس

تیری پیشانی پر یہ دو مصرعے سونے سے لکھے ہوئے
دیکھے ہیں کیا بتاؤں، مت پوچھ......

(۸۰)

ہر کہ دید این مقام عنبر بار
حب وطنش ندیدہ ام کہ مپرس

کیا بتاؤں جس کسی نے اس مقام عنبر بار کو دیکھ لیا اس
میں پھر کبھی حب وطن میں نے نہیں دیکھی......

Marfat.com

(۸۱)

مولوی بس کن وملامت وزجر
سبق عشق نخوانده ام کہ مپرس

کیا بتاؤں مولوی بس کر تیرے لیے ملامت ہے کیونکہ
تو نے عشق کے سبق کے علاوہ کچھ نہ پڑھا......

(۸۲)

در دلِ صاف شیشۂ مرشد
نور احمد ہر بدیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ میں نے مرشد کریم کے قلب اطہر میں
نورِ احمد کو دیکھا ہے......

(۸۳)

در ہوائے وصال نور احمد
چہ مشقت کشیدہ ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ نورِ احمدی کی تمنا میں کیسی کیسی مشکلات سہی
ہیں......

Marfat.com

(٨٤)

این غزل راز وحی علم غیب
نصف امشب شنیده ام کہ مپرس

مت پوچھو کہ اس قصیدے کو میں نے آج رات ہاتفِ غیبی سے سنا ہے......

(٨٥)

این قصیدہ ہر انچہ بنوشتم
ہیچ افزون نگفتہ ام کہ مپرس

اس قصیدے میں جو کچھ بھی میں نے لکھا ہے مت پوچھو کہ اس میں ذرا سا بھی مبالغہ نہیں......

(٨٦)

این نہ شعرست از خرافِ چند
بلکہ از حق شنیدہ ام کہ مپرس

یہ قصیدہ یونہی فضول اشعار نہیں، مت پوچھو کہ ان کو حق سے میں نے سنا ہے......

Marfat.com

(۸۷)

با قلمِ زر بلوحِ دل بنویس
مثل این را ندیده ام کہ مپرس

کیا بتاؤں کہ سونے کے قلم سے دل کی لوح پر تحریر کر کیوں کہ میں نے اس جیسا (قصیدہ) نہیں دیکھا......

(۸۸)

در دلِ صدق ورد کن شب و روز
زو عجائب شنیدہ ام کہ مپرس

دن رات صدق دل سے اسے ورد کر کیونکہ اس کے بارے میں جو عجائبات میں نے سُنے ہیں، مت پوچھ......

(۸۹)

لیک باید کہ در عمل آری
حال بیعمل دیدہ ام کہ مپرس

اس پر عمل کرو کیونکہ بے عمل لوگوں کا جو حال ہے میں نے دیکھا ہے مت پوچھو!......

☆......☆......☆

Marfat.com

کتابیات

☆

(۱) قرآن کریم (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن) لاہور

(۲) اقبال احمد اختر القادری، مفتی اعظم، مطبوعہ کراچی

(۳) امام علی شاہ مکان شریفی' سید' مکتوبات قطب ربانی (فارسی) مرتبہ، محمد فضل نعیم، مطبوعہ لاہور ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء

(۴) جاوید اقبال مظہری، عطائے ربانی، کراچی

(۵) جہانگیر اللغات، لاہور

(۶) فیروز الدین رازی، پروفیسر، فرہنگ نامۂ جدید (فارسی) مطبوعہ کراچی ۱۹۸۹ء

(۷) محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر، ماہ وانجم، مطبوعہ سیالکوٹ ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

(۸) محمد مسعود احمد، پرفیسر ڈاکٹر، تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۹ء

(۹) محمد رفیع، مولانا، فرہنگ فارسی، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۰ء

(۱۰) محمد ظفر اللہ خاں، شجرۂ انساب پیران طریقہ نقشبندیہ مجددیہ (خاندان جناب سید امام علی شاہ) مطبوعہ مطبع آئینۂ سکندری ۱۲۷۶ھ/ ۱۸۵۹ء بحوالہ ماہ وانجم

(۱۱) مرأۃ المحققین (قلمی حاشیہ) مکتوبہ مولانا منظور احمد مکان شریفی' مطبوعہ لاہور' ص۔۴۰

(۱۲) نور احمد تخت ہزاری، مولانا، آیات القیومیہ (قلمی مخطوط) ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء مخزونہ، کتب خانہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد' کراچی

Marfat.com

الحمد لله که این مجموعه متین موسوم به کتاب آیات [illegible] ضمیمه حضرت سرور انبیا صلی الله علیه وسلم [illegible]

در سال یکهزار و صد و نود هجری باتمام رسید و مقصود درین اختتام آن است

هر چند که جمع این آیات محیطه اسرار که هر یک گوهریست نایاب در رشته نسفته و جواهریست از مشکوة نبوت

و معدن ولایت [illegible] لیکن ببرکت ذکر اخلاق

و بیان مقامات و احوال کرام [illegible] که بقدم صدق راه بادیه طلب را سپرده اند و در طلب [illegible]

روزگار جوانی [illegible] در باخته اند و دل بکنه مطلوب برده اند ازین دولت سنی و نعمت [illegible] حاصل شد امید که ببرکت

این آیات [illegible] حضرت خواجه [illegible] صدق یافته [illegible]

و اسرار [illegible] مکشوف گردد و چون این گنهگار [illegible] روزگار [illegible] دین و دنیا [illegible]

سالکان طریق [illegible] دست صدق و ارادت بدامان مرحمت [illegible]

خواجگان [illegible] چندین اوقات خود را [illegible]

غفلت [illegible] کتاب آیات القیومیه جمع نموده [illegible]

[illegible] الحمد لله رب العالمین وصلی الله تعالی

علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین تسلیما کثیرا کثیرا

(عکس مخطوطہ آیات القیومیہ)

Marfat.com

ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ای ناظم آباد، کراچی۔فون 92-21-6614747

۲۔ ضیاءالاسلام پبلی کیشنز۔ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، کراچی فون نمبر 2633819-2213973

۳۔ محمد عارف و عبدالراشد مسعودی۔اسٹاکسٹ ادار مسعودیہ کراچی شاپ نمبر B-2 سرنیچ منزل امام بارگاہ اسٹریٹ نزد کچھی میمن مسجد بالمقابل گلف ہوٹل صدر کراچی، پاکستان۔فون نمبر: 21-5217281

موبائل: 0320-5032405

۴۔ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی۔ فرقان آباد، کراچی نمبر ۵، فون: 4910584-4926110

۵۔ ضیاءالقرآن۔ 14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2630411-2210212

۶۔ فرید بک اسٹال ۳۸۔اردو بازار لاہور فون نمبر۔ 224899 042

۷۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم۔

کڈہالہ (مجاہد آباد)، آزاد کشمیر براستہ گجرات، اسلامی جمہوریہ پاکستان۔

۸۔ گلوبل اسلامک مشن 355 والنٹ اسٹریٹ سویٹ ۲ یونکرس، نیویارک 701

P.O.Box:1515 ٹیلیفون: 709-1705 (914) فیکس: 709-1593 (9

۹۔ جناب منیر حسین مسعودی، 46 ہولی لین، سمیتھوک، ویسٹ مڈلینڈز 7JD E، انگلینڈ، U.K۔

Marfat.com

IDARA-I-MAS'UDIA, KARACHI
ادارہ مسعودیہ ۔ کراچی
یادگار مجدد
ابوالسرور محمد مسرور احمد
جاوید اقبال مظہری
اجالا
IDARA-I-MAS'UDIA KARACHI
SINCE 1992
Islamic Republic of Pakistan
حضرت مسعود ملت کے آثار علمیہ
از
صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
بی۔ ایس۔ سی
ادارہ مسعودیہ ۵/۲-۶، ای۔ ناظم آباد کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان
IDARA-I-MAS'UDIA KARACHI
Islamic Republic Of Pakistan

Marfat.com

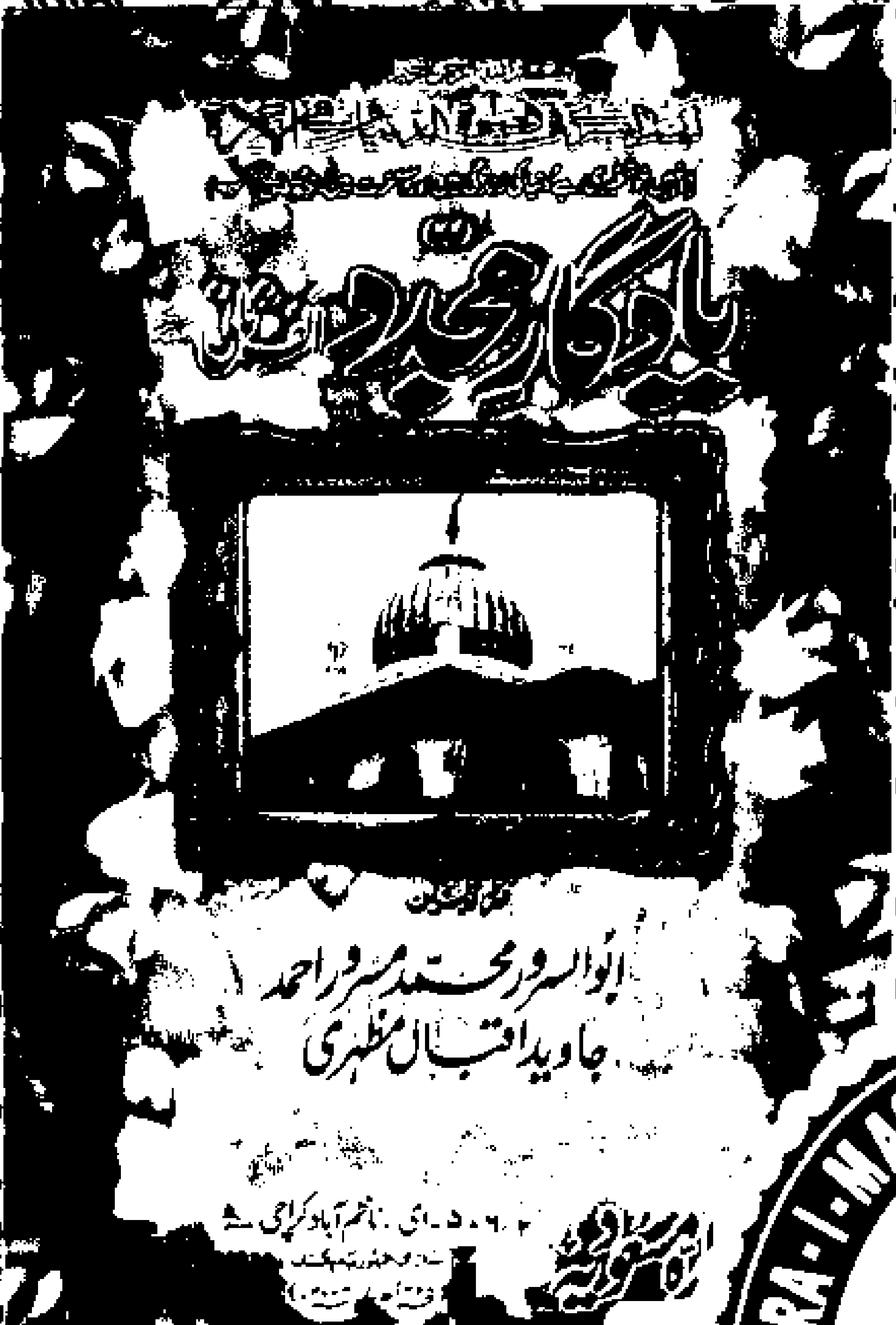

IDARA-I-MAS'UDIA KARACHI
SINCE 1992
Islamic Republic of Pakistan

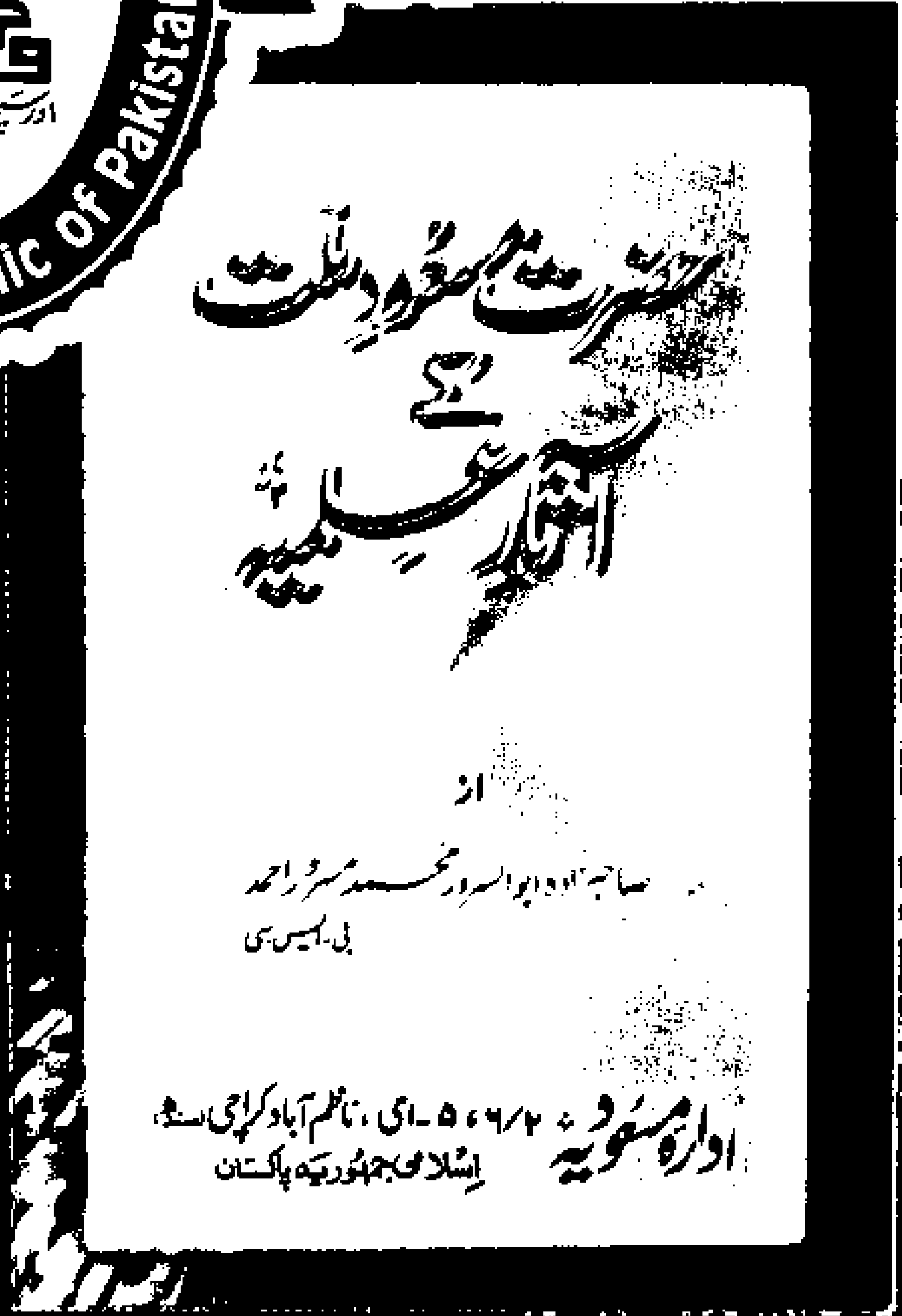

IDARA-I-MAS'UDIA KARACHI
Islamic Republic Of Pakistan

Marfat.com